۷۸۶ هوالکل یا معین

مشرکانہ رسموں کے خلاف

اسلامی جہاد کی

ہراول فوج

یعنی اصلاح رسوم ہندوانہ کی نسبت دہلی اور دیوبند کے

علماء کا فتویٰ

تبلیغی رفیقوں کیلئے حسن نظامی نے شائع کیا

رمضان سنہ ۱۳۴۵ھ

مطابق

مارچ سنہ ۱۹۲۷ عیسوی

دو ہزار مطبوعہ محبوب المطابع برقی پریس دہلی بلا قیمت

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہ کے تبلیغی رسائل

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب خاص طور سے داعیانِ اسلام اور مسلمانوں کی معلومات کیلئے لکھی گئی ہے۔ اسکو پڑھکر سارا ہندو مذہب سامنے آجاتا ہے اور اس کا پڑھنے والا ایک ہندو کو دیکھتے ہی پہچان جاتا ہے کہ وہ برہمن ہے یا چھتری ہے، یا ویش ہے یا شودر ہے، اور ہندو مذہب کی اصولی تعلیم بھی اس میں بیان کی گئی ہے، اور ہندو مذہب کے دیوتاؤں اور تہواروں اور خاص خاص کتابوں کے حالات بھی ہیں۔ **قیمت ۸؍**

حلال خور ضخامت ۸۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ اچھا۔ اس کتاب میں خاکروب فرقے کے تمام تاریخی، مذہبی اور زندگی حالات بہت محنت و تلاش سے جمع کیے گئے ہیں۔ جو اسقدر دلچسپ ہیں کہ ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد کتاب ہاتھ سے رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ **قیمت ۸؍**

داعی اسلام ضخامت ۴۰ صفحے۔ یہ تیسرا ایڈیشن ہے جس میں ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے اور حفاظت و اشاعتِ اسلام کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں اور جس کا تمام ہندوستان میں آجکل غلغلہ ہے اور جس کے ترجمے ہندوستان کی ہر زبان میں ہو گئے ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی **قیمت ۳؍**

سکھ قوم ضخامت ۵۲ صفحے۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی۔ اس کتاب میں سکھ قوم اور سکھ مذہب کے بانی کی نسبت بہت مؤثر اور دلچسپ حالات ہیں۔ پہلے سکھوں کے عقائد کی تفصیل ہے۔ پھر ان کے قومی خصائل کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر ایک مضمون "سکھ اور سید" کے عنوان سے ہے۔ پھر ست گرو نانک صاحب اور نانکی قوم میں وحدت اور آنکھوں والے نانک اور زلفوں والے نانک وغیرہ مضامین ہیں۔ **قیمت ۶؍**

اسلامی توحید ضخامت ۲۴ صفحے۔ اس رسالہ میں باستناد قرآن مجید و احادیث کے حوالوں سے غیر مذاہب کی توحید سے اسلامی توحید کو برتر ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں یہودیوں عیسائیوں زردشتیوں ہندوؤں اور آریوں کے عقائد توحید کو بھی حوالوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ **قیمت ۳؍**

ملنے کا پتہ:- **کارکن حلقہ مشائخ بک ڈپو۔ دہلی**

ہندوانہ رسموں کے ترک کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انجمن فلاح المسلمین دہلی کے کام کرنے والوں کو جنھوں نے ہندوانہ ومشرکانہ رسموں کے خلاف دہلی کے اور دیوبند کے علما سے فتویٰ حاصل کیا۔ اور اس فتوی کے ذریعہ تمام مسلمانان دہلی سے عہد نامے لکھوائے اور ان سب کو اسی صفحہ کی ایک کتاب میں شائع کیا جسکا نام عہد ترک رسوم ہے۔ اسمیں دہلی کی مسلمان برادریوں کے چودھریوں سے دستخط کرائے گئے ہیں اور ہر با اثر آدمی سے ترک رسوم کا عہد لیا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ جناب میرزا ایوب بیگ صاحب معتمد انجمن فلاح المسلمین عرصہ دراز سے نہایت خاموشی کیساتھ تمام شہر میں دورے کرتے تھے۔ اور ہر شخص کے پاس جاکر اور اسکو سمجھا کر عہد نامہ پر نام لکھواتے تھے۔ اور مجھے اپنے خاموش مگر مستعدی کے کام سے اصلاح رسوم کی ہمت دلاتے تھے۔

خدا نے چاہا تو میں اس کتاب کی پوری نقل تبلیغی کام کرنیوالوں کے لئے تبلیغی سرمایہ سے شائع کرونگا بالفعل تو محض فتویٰ شائع کیا جاتا ہے تاکہ تبلیغی رفیق ان رسموں سے واقف ہوجائیں جو ہندوانہ اور مشرکانہ ہیں۔ اور ان کو یہ بھی معلوم ہوجائے کہ شریعت اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق کونسی رسمیں ہیں کیونکہ اس فتوی میں ان دونوں کی تشریح موجود ہے۔

چونکہ میں عید الفطر ۱۳۴۵ھ کے بعد سے ترک رسوم ہندوانہ کے خلاف ایک مکمل جد وجہد شروع کرنے والا ہوں اسلیئے پہلے یہ فتوی شائع کرتا ہوں تاکہ تبلیغی رفیق رسومات مشرکانہ سے آگاہ ہوجائیں۔

یہ رسالہ میری بڑی توپ کا ہراول ہے اور اسکے بعد لگاتار لشکر روانہ ہونگے اور باقاعدہ جنگ شروع ہوجائیگی انشاءاللہ تعالیٰ نصر من اللہ و فتح قریب۔ حسن نظامی

۱۱ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ

تمہید جناب مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب

واضح ہو کہ اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہم کو سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں پیدا کیا جو تمام پیغمبروں کے سردار اور خدا تعالیٰ کے بعد سب سے افضل ہیں اور ایسی شریعت کاملہ ہم کو عطا فرمائی کہ اس کے بعد قیامت تک نوع انسان کیلئے کسی دوسرے مذہبی قانون کی حاجت نہ ہوگی اور نہ کوئی نئی شریعت خدا کی طرف سے آئیگی۔ ہم اس نعمت عظمیٰ پر جس قدر شکر کرتے کم تھا۔ اور شریعت مطہرہ پر جس قدر فخر کرتے بجا ہوتا اور جس قدر اس کا اتباع کرتے اسی قدر فوز و فلاح کے سزاوار ہوتے۔

مگر افسوس کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے عقیدۃً و عملاً ایسے افعال و رسوم اختیار کر لئے جس سے شریعت محمدیہ کی تنقیص لازم آتی ہے بہت سی رسمیں خالص ہندوؤں کی ہیں جو اس ملک کے رہنے والے مسلمانوں میں ہنود کے میل جول سے آگئیں اور ایک زمانہ اور گذر جانے کی وجہ سے مسلمانوں میں اس کا احساس بھی نہیں رہا کہ یہ رسمیں کہاں سے آئیں اور کب آئیں اور کیوں آئیں واقف کار مسلمان اور علماء تو جانتے ہیں۔ لیکن عام مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ یہ رسمیں بھی اسلام کی باتیں ہیں اور شریعت نے تعلیم کی ہیں اور بہت سی رسمیں ایسی ہیں کہ گو وہ ہندوؤں سے نہیں لی گئیں مگر ابتدا میں وہ محض ایک معمولی سی باتیں سمجھی جاتی تھیں مگر رفتہ رفتہ وہ ایسی پختہ ہو گئیں۔ کہ فرائض واجبات سے زیادہ ضروری سمجھی جانے لگیں۔

یہ دونوں قسم کی رسمیں واجب الترک ہیں۔ پہلی قسم تو اس وجہ سے کہ وہ دراصل کفار کی رسمیں ہیں اور اُن سے مسلمانوں کو بچنا لازمی ہے تاکہ ایمان سلامت رہے۔ اور دوسری قسم کی رسمیں اسلئے واجب الترک ہیں کہ اکثر طور پر ان میں اسراف و فضول خرچی۔ ریاکاری

شہرت و نمود ہوتی ہے جو سب کی سب حرام ہیں اور بعض باتیں اگر فی نفسہ مُباح بھی ہوں
تاہم ان کا فرائض واجبات کی طرح ۔ التزام کر لینا شرعاً ممنوع ہے ۔ پھر علی العموم ان رسوم
کی پابندی ہی مسلمانوں کی مالی تباہی کا سبب ہو رہی ہے جو بالآخر عزت اور انجام کار ایمان
کو بھی نقصان پہنچاتی ہے ۔ لہٰذا آجکل مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان رسوم کی اصلاح اور اُن
سے بچاؤ کی تدبیریں کریں تاکہ اُن کا مال ۔ عزت ۔ دین ۔ ایمان محفوظ رہے اور اپنے اعمال و
عقیدہ کے لحاظ سے تنقیص شریعت کا الزام اپنے اوپر عائد نہ کریں اور دنیا و آخرت میں
سُرخرو ہوں ۔ اب میں تمام رسوم مندرجہ سوال کے متعلق مختصر طور پر جواب دیتا ہوں اُمید
کہ اہلِ ایمان اس پر عمل کریں گے فقط ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمارِ دین و مفتیانِ شرع مبین بیچ اس مسئلہ کے کہ خوشی اور غمی کی
تقریبوں کے مواقع پر مسلمانوں میں جو حسبِ ذیل رسوم کا رواج ہے از روئے شرع شریف
ان میں کون کون سی ناجائز و حرام ہیں ۔

نام اصل تقریب	تفصیل رسوم متعلقہ	جواب
استقرار حمل	(۱) استماسہ کی گود بھرنا	ہندوانی رسم ہے مسلمانوں نے ان ہی سے سیکھی ہے ورنہ سلف میں اسکا وجود نہ تھا ۔
	(۲) نوماسہ کی گود بھرنا	ہندوانی رسم ہے ۔
	(۳) چھاج یا چھلنی میں اناج اور سوا پیسہ مشکلکشا کے نام کا رکھنا	یہ بھی ہندوانی رسم ہے مگر اسلامی خیال کیساتھ مرکب کر لیگئی ہے چھاج یا چھلنی میں اناج اور پیسہ ڈالنا تو ہندوانہ فعل ہے اور اس کو مشکلکشا کیساتھ نامزد کر لینا بعض مسلمانوں کی ایجاد ہے
	(۴) تقسیم پنجیری	خالص ہندوانی رسم ہے ۔
	(۵) گلگلے پکانا اور نیگ کرنا	یہ بھی ہندوؤں سے لیگئی ہے اور اس میں تصرف کر لیا گیا

رسم	کیفیت
	ہے۔ رتجگا کرنا مسلمانوں کی ایجاد ہے۔
(۶) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا	ناچ۔ گانا۔ قطعاً ناجائز ہے۔
(۷) حاملہ کیلئے جوڑے۔	یہ رسم بھی التزام مالایلزم میں داخل ہے
مٹھائی۔ ترکاری ۲ کپڑا اور روپیہ بھیجنا	بھیجنے کا عنوان بھی غیر معقول ہے
پیدائش ۳ ہیجڑے بھانڈ کا ناچ	ناچ گانا ہیجڑوں کا ہو یا بھانڈوں کا ناجائز ہے۔
چھٹی (۱) مہانداری کرنا	چھٹی کی رسم ہی ہندوؤں کی ہے مسلمانوں کو شریعت مقدسہ نے ساتویں روز عقیقہ کرنیکا حکم دیا ہے۔
(۲) کپڑے برتن اور بہت سی چھوٹی موٹی چیزیں زچہ و بچہ کیلئے بھیجنا	بطور احسان اور صلہ رحمی کے بھیجنے کا مضائقہ نہ تھا مگر اب تو ایک لازمی رسم قرار دے لی گئی ہے اور اسلئے قابل ترک ہے۔
(۳) نمود کیلئے مصنوعی ۴ نقرئی وطلائی کھچڑی بھیجنا	ریا و نمود کی غرض سے کوئی کام کرنا اچھا نہیں اور جس فعل کا منشا ہی ریا ہو بہرحال واجب الترک ہے۔
عقیقہ (۱) مہانداری	عقیقہ مسنون ہے (سنن زوائد میں سے) لیکن اسکی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ ساتویں روز لڑکے کی طرف سے اگر میسر ہو تو دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے اور اگر زیادہ مقدرت نہ ہو تو گوشت ہی تقسیم کر دیا جائے مقدرت ہو تو بقدر وسعت مہانداری کیجائے۔ قرض وام ہرگز نہ کیا جائے۔
۵ (۲) ڈومنیوں کا ناچ گانا	ناجائز ہے۔
دودھ چھٹائی (۱) کھجوریں مٹھائی کی	فطام کی (دودھ چھٹانے کی) تقریب اگرچہ مباح ہے مگر مسنون

رسم	حکم
دو تین من تک تقسیم کرنا	یا مستحب نہیں ہے اور قرض دام لیکر یا ریا و نمود کی غرض سے رسم کی پابندی لازم جانکر کرنا جائز نہیں۔
۶ (۲) مہمانداری کرنا	مہمانداری کرنیکا بھی یہی حکم ہے۔
بسم اللہ پڑھانا (۱) مہمانداری کرنا	بسم اللہ کی رسم بھی مباح ہے مگر مسنون یا مستحب نہیں اور حیثیت سے زیادہ کرنا یا ریا و نمود کی غرض سے کرنا یا لازمی رسم قرار دینا جائز نہیں۔
(۲) نقرئی دوات قلم سی نقرئی تختی پر لکھوا کر اُستاد کو دینا	اُستاد کو نقد بقدر وسعت دیدینا بہتر ہے۔ نقرئی دوات قلم۔ تختی کی رسم ایجاد بندہ ہے اور ناجائز ہے۔
(۳) شیرینی معہ رکابی نام کندہ شدہ تقسیم کرنا	بقدر وسعت کچھ تقسیم کرنا مباح ہے۔ لیکن اگر سد باب کیلئے ان رسموں کو موقوف کردیا جائے تو بہر صورت بہتر ہے۔
۷ (۴) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا	ناجائز ہے۔
ختنہ (۱) مہمانداری کرنا (۲) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا (۳) تقسیم شیرینی معہ رکابی نام کندہ شدہ ۸	ختنہ کرنا تو مسنون اور شعائر اسلام میں داخل ہے لیکن اس کے تمام رسمی لوازم کا حکم وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔
گھوڑے چڑھانا (۱) جامع مسجد کو سلام کرنا (۲) گشت کرانا (۳) باجہ و روشنی لیجانا (۴) مہمانداری کرنا (۵) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا۔	گھوڑے چڑھانے کی رسم ہی غیر شرعی ہے۔ جامع مسجد کو سلام کرانا لایعنی فعل ہے اور گشت کرانا۔ باجہ روشنی لیجانا ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا اور اس سلسلہ میں مہمانداری کرنا سب ناجائز ہے۔

رسم	حکم
۱۰ روزہ رکھانا (۱) مہمانداری کرنا (۲) روزہ کشائی (۳) سحری کو گانا بجانا	بچوں کو جب وہ روزہ کے متحمل ہو جائیں روزہ رکھانے کا مضائقہ نہیں لیکن بہت کم عمر اور ناطاقت بچوں کو محض رسم کی پابندی کر کے روزہ رکھانا ناجائز ہے اور اس سلسلہ میں تمام لوازم التزام مالایلزم میں داخل ہے۔
۱۱ سالگرہ (۱) یادگار سال کیلئے ڈورے میں گرہ باندھنا (۲) بکرے ذبح کرنا (۳) مہمانداری کرنا	سالگرہ منانا کوئی شرعی تقریب نہیں ہے ایک حساب اور تاریخ کی یادگار ہے اسکے لئے یہ تمام فضولیات محض عبث اور التزام مالایلزم میں داخل ہیں۔
۱۲ منگنی (۱) مہمانداری کرنا (۲) تقسیم شیرینی (۳) بعد ازاں شادی تک لین دین کرنا (۴) عید بقرعید محرم وغیرہ پر ترکاری مٹھائی بھیجنا (۵) اور دیگر تحائف بھیجنا (۶) مٹھائی کے کونڈے بھیجنا (۷) شب برات پر آتشبازی بھیجنا۔ غرض ایسا لین دین کرنا کہ شادی کے موافق خرچ ہو جائے	منگنی (خطبہ) رشتہ قائم کرنیکا نام ہے اسمیں بھی بڑی حد تک اسراف اور رسم کی پابندی کیوجہ سے زیر باری ہو جاتی ہے اسلیئے اصلاحاً اس لین دین کا ترک بھی مناسب ہے جو منگنی اور شادی کے درمیانی زمانہ میں محض رسم کی بنا پر مروج ہے۔ ترک مناسب ہے۔ آتشبازی بھیجنا تو کسی طرح جائز نہیں۔ ایسا لین دین ترک کر دینا چاہیئے۔
مانجھوں (۱) کھیل بتاشے یا دیگر اشیا سے بٹھانا گود بھرنا (۲) سمدھیانہ میں پنڈیاں بھیجنا (۳) تیل برتن آئینہ بھیجنا (۴) اوبٹنا ایک دوسرے پر ملنا (۵) سات سہاگن کا اوبٹنا	لڑکی کو شادی کے قابل بتانے کے لئے اگر کچھ دنوں علیحدہ بٹھانیکی ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں مگر یہ کوئی تقریب نہیں ہے اور اسلئے تمام رسوم جو نمبر ۱۳ تک مذکور ہیں کوئی لازم نہیں اصلاحاً ترک کیئے جاسکتے ہیں اور پابندی رسم یا بار نمود یا حیثیت سے زیادہ بھیجنے

نمبر	رسم	تفصیل	حکم
۱۳		دولہن کے ہاتھ پر رکھنا (۶) مستورات کا جمع ہونا (۷) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا ۔	کی حالت میں ناجائز ہو جاتی ہیں (۴) یہ نہایت فضول اور بدتہذیبی اور گناہ ہے کیونکہ اسمیں محرم اور غیر محرم کی تمیز نہیں کیجا سکتی (۵) یہ ہندوانی رسم ہے (۷) یہ بہر حال ناجائز ہے
۱۴	ساچق	(۱) مٹی کی ٹھلیاں رنگوا کر بھیجنا اور اسکی مزدوری کا زیربار کرنا (۲) چڑھاوے ۔ جوڑے اور زیور حیثیت سے زیادہ بھیجنا (۳) سہاگ پوڑا اور چنگیر میں پھول بھیجنا (۴) پینڈیاں ۳۔۴ سو تک بھیجنا (۵) جوڑے اور مہندی دولہن کیلئے بھیجنا (۶) عورتوں کا جمع ہونا ۔ (۷) برادری کو کھانا کھلانا (۸) نائی کو نقد دینا ۔	۱ یہ بھی شرعی طریقہ نہیں ہندوؤں کی رسم سے ماخوذ ہے ۔ ۲ حیثیت سے زیادہ بھیجنا بہر حال قابل انسداد ہے ۳ یہ سب غیر شرعی رسوم ہیں ۔ ۴ یہ بھی التزام مالایلزم ہے اور قابل ترک ہے ۔ ۵ التزام مالایلزم ہے ۔ ۶ موجب مفاسد کثیرہ ہے ۔ ۷ حیثیت سے زیادہ یا لازم سمجھکر کرنا مذموم ہے ۸ بقدر اجرت عمل دینا جائز اور ریا و نمود یا پابندی رسم کی بنا پر دینا ناجائز ہے ۔
۱۵	بری	نقل اور میوہ چار پانچ من تک سب کو دکھا کر سمدھیانے بھیجنا	یہ بری کی رسم ہی مثل ساچق کے غیر شرعی ہے ریا و نمود مقصود ہوتا ہے اسلیئے ناجائز ہے ۔
	برات	(۱) باجہ ۔ روشنی ۔ آرایش ساتھ لیجانا آتشبازی چھوڑنا (۲) زیادہ تعداد میں براتیوں کو نام کیلئے لیجانا اور ریل گاڑیوں ۔ موٹروں رتھوں کے کرایہ کا زیربار ہونا (۳) مستورات کا سمدھیانے ڈولیوں بگھیوں	باجہ اور حاجت سے زیادہ روشنی ۔ آتشبازی ریا و سمعہ کیلئے زیادہ مجمع کی کوشش کرنا یہ سب ناجائز ہے ۔ رشتہ دار اور مخصوص دوستوں کا مجمع سنت کے طریقہ پر چلے جائیں اور آرایش نمایش اور تکلفات کو ترک کریں ۔ بہت سے مفاسد ہوتے ہیں لہذا ترک کرنا چاہیئے

	رسم	حکم
	میں جانا (۴) کرایہ کا زیر بار ہونا۔ اُترتے چڑھتے جہاں کافی پردے کا انتظام نہ ہو وہاں بے پردگی کا ہونا (۵) بھانڈ اور رنڈیوں کا ناچ گانا۔	نامناسب نامناسب ناچ بہر حال ناجائز و حرام ہے۔
(۴) تعین تاریخ نکاح	(۱) نائی کے ہاتھ خط تاریخ شادی بھیجنا۔ (۲) مشورہ تاریخ کیلئے مرد عورت کُنبہ والوں کا جمع ہونا۔ سُرخ خط گوٹہ دار تاریخ کا بھیجنا۔	سُرخ خط کا التزام درست نہیں تاریخ کی اطلاع ضروری ہے اسی طرح کنبہ کا اجتماع بلا ضرورت بطور رسم کے درست نہیں۔
	(۳) دو خوان شکرانے کے تیار کرکے نائی اور ڈومنی کو کھلانا۔	یہ بھی التزام مالایلزم ہونے کی بنا پر قابل ترک ہے۔
	(۴) نائی کو جوڑا اور نقد روپیہ دیکر رخصت کرنا (۵) نائی کا جوڑا دولہن کے گھر میں مستورات کو دکھلانا۔	اسی طرح یہ بھی۔ ہاں اسکے کام کی اجرت کے قدر دینا جائز ہے۔ ریا وسمعہ کے طور پر ہوتا ہے اسلئے دکھلانا ناجائز ہے۔
(۵) ابتداء نکاح	(۱) کنبہ والوں کا جمع ہونا۔ (۲) کھانا کھلانا۔ (۳) مستورات کی ڈولیوں کا کرایہ دینا	(۱) بقدر حاجت و ضرورت اجتماع کا مضائقہ نہیں۔ (۲) ضروری مہمانوں کو کھلانے کا حرج نہیں۔ (۳) مستورات کا زیادہ اجتماع اچھا نہیں قریبی رشتہ دار آئیں تو کرایہ کا مضائقہ نہیں۔
(۶) انعقاد نکاح	(۱) چھواروں کا تقسیم کرنا (۲) مٹھائی معہ رومال و طشتری تقسیم کرکے زیر بار صرف ہونا (۳) نائی کو	(۱) جائز ہے (۲) اگر وسعت ہو اور ریا مقصود نہ ہو تو خیر مباح ہے مگر حیثیت سے زیادہ کرکے زیر بار ہونا ناجائز ہے

	رسم	حکم
	بار بار کثیر رقم دینا۔ (۴) کمینوں کا حق لینا دینا (۵) شربت کا نیگ دینا (۶) شربت پلانا (۷) دولھا پر سے نچھاور کرنا (۸) بہنوئیوں کو سہرے کا نیگ دینا (۹) سہرا بھیجنا (۱۰) نائی کو چوٹی سہرے کا حق دینا	(۳) بس وہی بقدر عمل اجرت دینا جائز ہے اور بطور پابندی رسم کے دینا ناجائز ہے۔ (۴) بقدر اجرت عمل کے دینا جائز ہے۔ نمبر ۵ سے ۱۰ تک بطور پابندی رسم کے سب ناجائز ہیں اور واجب الترک ہیں سہرا ہندوانی رسم ہے ان ہی سے لیگئی ہے وہ تاروں کا بناتے ہیں مسلمانوں نے پھولوں کا بنانا شروع کر دیا ہے مگر رسم اُن ہی کی ہے اسلئے قابل ترک ہے
(۱۵) سلامی دینا	(۱) دولھا کو بروقت سلام کرنیکے سو پچاس روپیہ سے لیکر ہزار روپیہ یا اُس سے زیادہ نقد دینا۔ (۲) خلعت پارچہ دینا۔	(۱) یہ بھی التزام مالا یلزم اور پابندی رسم کی وجہ سے ناجائز ہے۔ (۲) اسی طرح یہ بھی۔
(۱۶) منہ دکھائی	(۱) دولہن کا منہ دیکھکر کچھ نقدی دینا (۲) ایسے کنبہ کے مردوں کا بھی مُنہ دیکھ لینا جن سے شرعًا پردہ جائز ہے۔	(۱) اس کا بھی یہی حکم ہے (۲) یہ قطعًا ناجائز ہے۔
(۱۷) آرسی مصحف	(۱) آئینہ میں دولہن کا منہ دولھا کو دکھانا (۲) نچھاور کرنا۔ (۳) ڈومنیوں کا گانا (۴) مستورات کا بے حجاب دولھا کے سامنے آنا۔	نہایت فضول رسم ہے اسی طرح یہ بھی دونوں ناجائز واجب الترک ہیں۔
(۱۸) جہیز	(۱) حیثیت سے زیادہ نام کیلئے دینا (۲) جہیز کا بازاروں میں گشت	بقدر حیثیت جہیز دینا چاہیے حیثیت سے زیادہ ناجائز ہے شہرت و نمود کیلئے کیا جاتا ہے اسلئے ناجائز ہے

(۳) [illegible]	کرنا (۳) مزدوری کا دینا (۱) براوری کا کھانا حیثیت سے زیادہ دینا (۲) قرض لیکر کرنا ۔ (۳) نام ونمود کیلئے اسراف کرنا	یہ بھی فضول ہے کہ ایک روپیہ کی جگہ پانچ روپیہ خرچ کریں حیثیت سے زیادہ کرنا اور زیربار ہونا ناجائز ناجائز ناجائز
(۴) چھوچھک	(۱) مہمانداری (۲) مستورات کے سمدھیانے لیجانیکا خرچ (۳) دعوت (۴) ترکاری سمدھیانہ بھیجنا (۵) ترکاری ایکدوسرے پر مارنا (۶) ترکاری مارتے وقت دولھا سے کچھ لحاظ نہ رکھنا	چھوچھک کی رسم معہ اپنے تمام لوازم کے ناجائز ہے ۔
(۵) [illegible]	(۱) دولھا دولہن کو بلاکر دعوت کرنا (۲) کنبہ کے اور لوگونکو بھی شریک کرنا (۳) روپیہ زیور یا رچہ دیکر رخصت کرنا	مروجہ چالے بطور رسم کے کرنا یہ بھی ناجائز ہے ۔
(۶) [illegible]	رسماً ایسا لین دین رکھنا جس سے ہمیشہ زیر باری ہوتی ہے ۔	یہ بھی حیثیت کے موافق ہو تو مضائقہ نہیں ۔ حیثیت سے زیادہ کرنا اور زیربار ہونا ناجائز ہے ۔
(۷) [illegible]	(۱) تجہیز وتکفین (۲) مہمانداری کرنی جس میں مستورات لباس فاخرہ پہنکر آتی ہیں ۔ (۳) پھول (سوئم) کرنا اور اسمیں عزیز واقارب کا جمع ہونا کھانا کھلانا (۴) زیور مکان فروخت کرکے یا قرض لیکر رسم ادا کرنا اور اسکا لحاظ نہ رکھنا کہ	(۱) تجہیز وتکفین اوسط درجہ کی مردہ کے ترکہ میں سے ہونی چاہیئے ۔ (۲) غمی کی مہمانداری جیسی کہ مروج ہے واجب الترک ہے ۔ (۳) یہ بھی پابندی رسم کی خاطر کرنا ناجائز ہے ۔ (۴) ناجائز ۔ (۵) ایصال ثواب جائز بلکہ مستحسن ہے جسکی شرعی حیثیت صرف اسقدر ہے کہ جو کچھ میسر ہو خدا کیواسطے صدقہ کردو

اور اس کا ثواب میت کو بخشدو ۔ اس میں شریعت نے نہ کوئی خاص تاریخ مقرر کی ہے نہ کوئی خاص شئے مقررہ تاریخوں کو ایصال ثواب کیلئے ضروری یا موثر یا زیادہ مفید سمجھنا درست نہیں ۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی	ورثہ میں نابالغ بھی حقدار ہیں ۔ (۵) سویم ۔ چہلم ۔ برسی وغیرہ پر مہمانداری کرنی اور کھانا کھلانا ۔ خاکسار ۔ عاصی ۔ مرزا محمد ایوب دہلی

۱ اَصَابَ مَنْ اَجَابَ محمد عبد اللہ صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ دہلی

۲ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ نور الحسن عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

۳ سب جوابات صحیح ہیں اور انکی پابندی کرنا دین و دنیا کیلئے نہایت مفید ہے بندہ محمد میاں عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

۴ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ شفاعت اللہ عفی عنہ ۔ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

۵ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وحید حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۶ ایصال ثواب مستحسن اور اولی ہے قیودات غیر مشروعہ سے پرہیز لازم ہے محمد عبد الغفور دہلوی مدرس مدرسہ امینیہ

۷ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۸ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ خدا بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۹ جوابات سب صحیح ہیں محمد شفیع عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عبد الرب دہلی

۱۰ اَلْجَوَابُ حَقٌّ ۔ محبوب الٰہی غفرلہ مدرس مدرسہ عبد الرب دہلی

۱۱ میں نے سوالات و جوابات کو نہایت غور سے دیکھا ہے جناب مفتی صاحب نے جو جوابات دئے ہیں وہ تمام صحیح ہیں ۔ خادم العلماء سلطان محمود صدر مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی ۔

۱۲ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ حررہ محمد صدیق دیوبندی مدرس دوم مدرسہ فتحپوری دہلی

۱۳ جسقدر سوالات کے جواب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب نے تحریر فرمائے ہیں وہ سب درست

قابل قبول ہیں۔ کوئی اگر تسلیم نہ کریگا تو وہ دارین میں رسوا و ذلیل ہونیکے لئے تیار ہوگا اللہ تعالی ہدایت دے۔ آمین فقط محمد احکم عفی عنہ مدرسہ فتحپوری دہلی۔

۱۴ اَلجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد عبد القادر عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔

۱۵ یہ تمام جوابات صحیح ہیں عبد الرزاق مدرسہ فتحپوری دہلی۔

۱۶ اس احقر نے بھی تمامی سوالات وجوابات کو بنظر تعمق پڑھا جملہ جوابات صحیح ہیں یہ رسومات ناروا قابل تغیر ہیں حتی المقدور ہر مسلمان پر ان کی تغیر حسب ارشاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم من رأی منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ذالک اضعف الایمان واجب ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ ولادت۔ نکاح۔ موت کے موقعوں پر خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرز عمل نہایت صاف اور سچا بلا تکلف تھا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خدا تعالی کے بعد کون صحابہ کرام کیلئے پیارا تھا مگر حال یہ کہ بعضے نکاح کرتے ہیں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر تک نہیں کرتے اور حضور بعد میں مطلع ہوتے ہیں آج مسلمانوں نے بیاہ وغیرہ کی رسومات کو جو کہ معصیات پر مبنی ہیں فرائض وواجبات پر ترجیح دی رکھی ہے چنانچہ انکے اہتمام میں نمازوں کا جانا اور آنکھ اور کانوں کا زنا میں مبتلا ہونا وقوع میں آتا رہتا ہے۔ خدا تعالی مصلحین کو اصلاح کی توفیق عطا فرمائے فقط ولایت احمد مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی۔

۱۷ بیشک رسومات مذکورہ میں سے اکثر تو ایسی رسمیں ہیں جو ممنوعات شرعیہ میں داخل ہیں اور جنکا ترک لازم ہے اور بعض رسوم مثلاً اہل برادری کو ہدیۃً خوشی کے مواقع میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا یا ان کا اجتماع اپنے مکان پر کرنا فقط اسلئے کہ ازدیاد محبت کا باعث ہو یا بطریق صلہ رحمی دہدیہ زوجین یا ان کے متعلقین

میں سے کسی کو کچھ دینا یا اپنے خدام میں سے بطریق انعام و احسان کچھ دینا یا اہل
برادری کو دعوت کرنا یا دولھا کو پھول پہنانا یا کسی جائز کام کیلئے بلا سود کے
قرض لینا یا سیوم وچہلم وغیرہ کرنا یہ سب امور اگرچہ فی نفسہ مباح ہیں آدمی اظہار شکر
کی غرض سے یا اپنے متعلقین کے ساتھ احسان کرنے کیلئے اپنی حیثیت کے موافق
اگر ان افعال کو کرنا چاہے تو کر سکتا ہے لیکن اگر محض ان افعال سے تفاخر مقصود
ہو یا اہل برادری کے طعن کا خوف ہو جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ باوجودیکہ
مقدرت نہیں رکھتے لیکن صرف نام کی خاطر اسقدر نقصان برداشت کرتے ہیں۔
جسکی تلافی برسوں نہیں کر سکتے یہانتک کہ بہت سے خاندان انہی بے اعتدالیوں
کی بدولت تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ پس ایسی صورت میں چونکہ تفاخر مذموم کا ارادہ
ان افعال کیساتھ لاحق ہو گیا اسلیئے ان افعال سے بھی ممانعت کی جائیگی۔
میرے نزدیک مقدرت والے اصحاب کو بھی چاہیئے کہ اگر وہ اپنے متعلقین کے
ساتھ کچھ احسان و سلوک کرنا چاہیں تو اسطرح کریں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو
اور ان کی نکاح وغیرہ کی تقریبیں اس طرح سادگی کے ساتھ انجام پائیں کہ اکثر
غربا انہی تقریبوں کے ساتھ تقارب کا موازنہ کریں تو بہت زیادہ فرق نہ پائیں گے

محمد مظہر اللہ غفرلہٗ امام مسجد فتحپوری دہلی۔

۱۸ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ ۔ محمد کرامت اللہ غفرلہٗ باڑہ ہندو رائے دہلی۔

۱۹ مولانا مظہر اللہ کی تحریر سے مجھے بھی اتفاق ہے۔ محمد عبد الصمد عفی عنہ بیری کوچہ پنڈت دہلی

۲۰ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وَالْمُجِیْبُ نَجِیْحٌ محمد شرف الحق محلہ چوڑیوالان دہلی۔

۲۱ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وَحَقٌّ وَصَوَابٌ وَالْحَقُّ اَحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ سراج رحمۃ
رب المنان محمد حبیب الرحمٰن محلہ چوڑیوالان دہلی۔

۲۲ سب سے بھلا کام جو یہ ہوا ∴ اب ملا مولے نے چاہا مدعا

واللہ ثم باللہ اس الوالعزم وذیشان تحریک سے اتنا دل مسرور ہوا کہ اگر اس پر مسلمانان نے توجہ مبذول فرمائی تو پھر ان کی دنیا اور انکا دین دونوں درست ہو جائیں گے اس لحاظ سے رسومات کفار سے بحکم مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ط سے یکسو ہو جائیں گے اور اپنے ہادی اور اپنے پیشوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار بن کر جہان بھر کیلئے صحابہ کرام کا نمونہ بن جائینگے نیز دین اور دنیاوی بہبودی کی سڑک اعظم پر آجائیں گے جو مسلمانوں کی انتہا معراج ہے انشاءاللہ وہ میسر ہوگی فقط محمد اسحاق عفی عنہ متصل جامع مسجد دہلی

۲۳ صورت مسئولہ میں جسقدر رسومات ہندوانہ ہیں سب ناجائز ہیں مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا لازم ہے اور جو آپس کے سلوک اور دعوتیں ولین دین مطابق شرع کے ہوں اور اُس کے کرنے میں حرج نہیں دعوۃ الختان جائز ہے۔ مثل دعوت عقیقہ کے لیکن اور لوازمات جو شرع کے خلاف ہیں گھوڑیکی سواری۔ مساجد کا سلام ناچ۔ باجا۔ اور مہملات جو کچھ ہیں وہ ناجائز ہیں قبل شادی کے جانبین سے تحفہ تحائف وزیور کپڑا دلھن کو دیا جاوے درست ہے لیکن ایسے رسومات منگنی میں جو ہندوؤں کے مشابہ ہیں یا اسکے لزوم سے زیر باری مسلمانوں کو ہے یا اُس پر عمل نہ کرنے سے منگنی چھوٹ جاتی ہو نکاح میں نقصان ہوتا ہو۔ یہ سب ناجائز ہیں۔ الحاصل جو رسومات کفار مشرکین ہیں یا اس کا لزوم شریعت سے ثابت نہیں۔ کل ناجائز ہیں۔ قال نبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ متفق علیہ حررہ

احمد اللہ صدر مدرس دارالحدیث رحمانیہ دہلی ۱۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

۲۴ مَا اَحْسَنَ مَا اَجَابَ عبدالرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی۔

۲۵ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ عبد اللطیف مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی۔

۲۶ صَحَّ الْجَوَابُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ فقط عبد الغفور مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی

۲۷ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ جمال الدین صدر مدرس مدرسہ نصرت اسلام باڑا ہندو راؤ دہلی۔

۲۸ مُحَمِّدُہٗ مُصَلِّیًا سوال مذکور کے جوابات تفصیلی اور غیر تفصیلی سے خاکسار کو اتفاق ہے اس نازک دور میں جوابات پر عمل کرنا موجب حصول فلاح دارین ہے اور اسکی مخالفت باعث خسران دارین ہے۔ حررہ محمد عبد الغنی سابق مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

۲۹ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وَالْمُجِیْبُ اَجِیْب بندہ عبد لعلی غفرلہٗ امام کلاں مسجد دہلی

۳۰ جو رسوم جاہلیۃ اور کفار کی ہیں اولاد جننے میں یا نکاح میں یا مرنے میں ان سب کو مٹانا فرض ہے جس طرح شریعت بتلائے اسیطرح کرنا چاہیئے فقط۔
عبد الرحمن مدرس مدرسہ محمد حاجی علی جان دہلی

۳۱ اَصَابَ مَنْ اَجَابَ محمد عثمان علی عفی عنہ مقیم مسجد رمضان شاہ پھاٹک حبش خاں دہلی۔

۳۲ صورت مرقومہ میں واضح ہو کہ جوابات نہایت صحیح و مدلل ہیں ہر ایک انسان کو انکے اوپر عملدرآمد کرنا واجب و باعث فلاح ہے اور اسکے خلاف کرنا باعث بربادی و ناراضگی خدا و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے واللہ اعلم السید ابو الحسن عفی عنہ

۳۳ هُوَ الْمُوَفِّقُ میں نے جوابات مذکورہ پڑھے جناب مفتی صاحب نے جو خلاصہ لکھدیا ہے جن امور کو ناجائز لکھا ہے واقعی وہ امور لائق ترک بلکہ واجب الترک ہیں اسلیئے کہ بعضے صریح حرام ہیں فقط راقم ابو سعید شرف الدین صدر مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی۔

۳۴ سوال میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے بجز چند باتوں کے اکثر خرافات و رسوم ہندوانی ہیں جن کا ترک مسلمانوں پر واجب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا

تھا کہ کل رسوم جاہلیت اسلام میں ناجائز ہیں لہٰذا مسلمانوں کو ان امور کی اصلاح کر کے مطابق کتاب وسنت کے عملدرآمد کرنا چاہیئے ورنہ دین ودنیا دونوں برباد ہو جائیں گے واللہ اعلم

محمد یوسف قریشی مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی

۳۵ بیشک رسومات مذکورہ کو ترک کرنا ضرور چاہیئے۔ کیونکہ ان کا ثبوت قرآن وحدیث سے بھی ہے اور جو لوگ اس میں کوشش کریں گے اللہ پاک اُن کو ثواب جزیل عطا کریگا فقط عبدالرشید عفی عنہ الحمید مدرس مدرسہ سبیل السلام دہلی۔

۳۶ اے خدا ان رسومات کو دفع کر اور جو جوان رسومات کے دفع کرنیکی کوشش کریں اُن کو ثواب دارین میں شامل کر آمین۔ اللھم آمین۔

ابوالحسنات محمد احمد میر عفی عنہ مدرسہ دارالعلوم وتصوف زیر جامع مسجد دہلی۔

۳۷ رسومات غیر مشروعہ اور بربادکن کو ضرور ترک کرنا چاہیئے فقط

سید احمد امام مسجد جامع دہلی ۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء

۳۸ الاجوبۃ صحیحۃ۔ محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی۔

۳۹ الاجوبۃ صحیحۃ۔ محمد یحییٰ عفرلہٗ مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی۔

۴۰ جوابات سب بالکل قرآن وحدیث کے موافق اور اس قسم کے منکرات کے ازالہ کی سعی ہاتھ سے ہو یا قلم و قدم سے موجب اجر اخروی ہے خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے۔ اشفاق الرحمٰن کاتب دہلوی مقیم چتلی قبر دہلی۔

الجواب۔ کوئی شبہ نہیں کہ رسوم مروجہ مسلمانوں کی دینی ودنیاوی تباہی کا باعث ہو رہی ہیں۔ افسوس ہے کہ باوجودیکہ مسلمان ایک عرصہ دراز سے ہندوستان میں رہتے ہوئے اصول شرع سے واقف ہو کر اپنی جاہلانہ رسوم کو ترک نہیں کرتے اور باپ دادا کی رسموں کو شرعی رو سے خارج سمجھکر خود بھی برباد ہوتے اور

آئندہ نسلوں کیلئے بربادی کا نمونہ چھوڑتے چلے جاتے ہیں ان رسوم کے خلاف قلمے سخنے دامے درمے کوشش کرنا بہت بڑا جہاد ہے علماء کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا عین حق وصواب ہے جن سے ہر مسلمان کو قولاً وعملاً متفق ہونا چاہئے فقط

حررہ مشتاق احمد عفی عنہ مقیم دہلی

۴۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اغراض میں سے ایک اہم غرض لوگوں کی آبائی رسوم اور ملکی اور قومی بدترین پابندیوں سے چھڑانا بھی تھا قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ جاہلیت کی تمام رسوم میں نے منہدم کردیں۔ حمل وضع حمل منگنی۔ شادی۔ موت میت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتے تھے مگر ان تمام رسومات کا کوئی نام ونشان بھی نہ تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ ایماندارو خدا اور رسول کے آگے نہ بڑھو۔ پس ان تمام ہندوانی رسوم اور آبائی طریقوں سے جو قطعاً خلاف شرع اور موجب ناراضی رب ہیں احتراز کرنا چاہیئے ان میں سے اکثر امور حرام محض ہیں بعض ناجائز اور سخت گناہ ہیں سوالات میں بعد از نکاح تقسیم چھواروں کے باقی کل رسمیں ناجائز ہیں سچا مسلمان وہ ہے جو ان خلاف شرع رسوم کو چھوڑ کر اپنے کل مرنے جینے بیٹھنے اٹھنے۔ شادی۔ بیاہ موت ومیت وغیرہ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار رہے اور تمام بدعتوں سے دور رہے۔ بدعتی شخص کی تو کوئی عبادت قبول نہیں۔ اللہ مسلمانوں کو سمجھ دے اور وہ ان رسومات کو ترک کرکے خدا کے پیارے اور دنیا میں عزت والے بن جائیں فقط۔ الراقم

محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ وایڈیٹر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی۔

۴۳ جو علمائے ذوی الاحترام نے فرمایا ہے بجا اور درست ہے فقط بقال لہ ابراہیم دہلوی

۴۴ مجکو علما کی رائے سے اتفاق ہے فقط فقیر محمد شفیع واعظ اسلام آبادی مقیم دہلی

۴۵ بلاشک وشبہ رسوم خلاف شرع اور باعث نقصان دین و دنیا ہیں انکو ترک کرنا چاہئے وفد اصاب المجیب محمد سورتی حسینیہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ صدر مدرس جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی۔

۴۶ قد اصاب المجیب عبد الغنی مدرس جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی۔

۴۷ ان تمام رسوم کو اسلام۔ شریعت۔ حکمت تو کسی طرح جائز کرہی نہیں سکتی یہ مراتب تو بہت بالاتر ہیں عقل انسان کو بھی ان سے سخت نفرت ہے اور یہ تمام بلائیں اسلام کی تعلیم کو چھوڑ کر سلف صالحین کے طریقے سے منہ موڑ کر سراسر کفار سے لیا ہے اور فی صدی نوے رسوم تو بالکل ہنود کے ہیں جو گناہ کبیرہ کی حد سے گذر کر کفر تک نوبت پہنچاتے اور دین و دنیا دونوں کو تباہی و بربادی کا باعث ہوتی ہیں اس پر بھی مسلمانوں نے ان کو نہ چھوڑا تو خدانخواستہ یہ سمجھا جائیگا کہ ان کے دلوں پر مہر ہوگئی خدا عمل کی توفیق دے۔ مجیب مصیب نے سب جواب صحیح لکھے ہیں۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔ المعتصم بحبل اللہ المتین محمد شرف الدین ٹونکی۔

۴۸ مراسم کو داخل اسلام سمجھنا اور جزو دین قرار دینا سب سے مکروہ فعل ہے صحابہ اور اہلبیت کا اتباع کافی ہے اسلام کی کمزوری کا سب سے زیادہ یہی سبب ہے کہ مراسم کو جزو اسلام قرار دیکر عام مسلمان تباہی میں ایسے مبتلا ہوئے جس سے نکلنا دشوار ہو گیا اگر آج عام مسلمان اتباع صحابہ اور سادہ زندگی بسر کرنا شروع کر دیں تو کل اسلام کو ہندوستان میں وہی تفوق حاصل ہو جائیگا جو آج سے ہزار سال پہلے تھا فقط۔

حررہٗ۔ محمد ابو الحسن حقانی عفی عنہ

۴۹ مولانا کفایت اللہ صاحب نے جس تفصیل کے ساتھ جوابات لکھے ہیں یہ تمام صحیح

ہیں خدا مسلمان کو توفیق دے کہ وہ ان تمام تباہ کن رسوم سے بچیں اور صحیح معنی ہیں مسلمان ہوں۔ محمد عرفان

۵۰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جو جوابات دئے ہیں وہ تمام درست اور صحیح ہیں خدا تعالی مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے فقط بندۂ احمد سعید واعظ دہلوی ناظم جمعیۃ العلماء

۵۱ احقر العباد نیاز مند تلمیذ احمد علی واعظ عفی عنہ جھجری ثم الدہلوی۔

۵۲ مولوی کفایت اللہ صاحب نے جو جوابات سوالات کے لکھے ہیں درست ہیں

احقر ضمیر الدین احمد عفی عنہ۔

۵۳ رسومات مروجہ کے متعلق جو جوابات علمار کرام نے دئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔ فی الواقع متبع شریعت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ اور ایک سچے مسلمان کیلئے اُن سے بچنا لابد اور ضروری ہے - حررہ الراضی الی رحمت الرحمن المدعو لمسیح الزمان الکرالوی

تصدیق فتویٰ ہذا علمائے دار العلوم دیوبند

۵۴ الاجوبۃ صحیحۃ عزیز الرحمن عفی عنہ۔ مفتی دار العلوم دیوبند ۱۵ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ مہر دار العلوم دیوبند و مفتی

۵۵ اَلجواب صواب محمد شفیع عفا اللہ عنہ

۵۶ اَلجواب صواب محمد انور عفا اللہ عنہ

۵۷ اَلجواب صواب عتیق الرحمن عثمانی معین مفتی دار العلوم دیوبند

۵۸ تمام جوابات صحیح ہیں لیکن مسلمانوں کی حالت پر نظر کرکے میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا رسموں اور اُن کے علاوہ دوسری اس قسم کی رسوم کو مسلمانوں میں سے بالکلیہ نکال دینے کی کوشش زیادہ باعث ثواب ہے فقط محمد اعزاز علی غفرلہٗ

حسن نظامی کی رائے

حضرات علمائے شریعت کی تحریریں ختم ہوئیں۔ اب میں بحیثیت ایک عامی مسلمان کے اپنی رائے لکھتا ہوں۔

یہ سوالات اور انکے جوابات شرعی احکام کے بموجب ہیں۔ ان سوالات میں چند ضروری باتیں باقی رہ گئیں جن کا میرزا ایوب بیگ صاحب کو خیال نہیں رہا اور یا انہوں نے ان باتوں کو رسموں میں شمار نہیں کیا۔

مگر میرا خیال ہے کہ جو باتیں رہ گئیں ہیں ان میں سے بعض از حد ضروری ہیں۔

مثلاً مہر کا مسئلہ از حد پیچیدہ ہو گیا ہے۔ جس کے سبب لاکھوں گھروں کی تباہیاں اور بربادیاں ہو رہی ہیں کہ جن لوگوں میں چالیس روپے مہر دینے کی طاقت بھی نہیں ہوتی وہ چالیس ہزار کا مہر مقرر کراتے ہیں اور مہر کو محض ایک زبانی رسم تصور کرتے ہیں۔ اور بول چال میں ایک محاورہ ہو گیا ہے کہ میاں مہر کون لیتا ہے اور کون دیتا ہے جتنا چاہو بندھوالو۔ اور جو چاہو مقرر کرلو۔

مہر کے سبب ہر مقام پر سینکڑوں مقدمات دائر ہوتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے گھربار نیلام ہوتے ہیں اس لئے مہر کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس کی نسبت سوال کرنا ضروری تھا۔

دوسری چیز شرائط نویسی ہے کہ شادی کے وقت طرح طرح کی فضول شرطیں دونوں فریق سرکاری کاغذ پر لکھواتے ہیں۔ حالانکہ ان شرائط کے لکھوانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ دلوں میں فرق پڑجاتے

ہیں اور ہر فریق ایک دوسرے کا دشمن بن جاتا ہے۔

تیسری چیز زیورات کی حجت ہے۔ کہ مقدرت اور حیثیت سے زیادہ زیورات کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

اسی طرح اور بھی کئی باتیں سوالات کے قابل رہ گئی ہیں۔

بہر حال جتنی رسوم کے سوالات اور جوابات ہو گئے ہیں یہ بھی بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے اگر آدھی بھی ترک ہو جائیں تو بہت کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ میں نے اعلان کیا ہے انشاء اللہ عید الفطر کے بعد میں مشرکانہ مراسم کے خلاف ایک مستقل جد وجہد شروع کرنے والا ہوں۔ اور یہ فتویٰ اس جہاد کی ابتدائی فوج ہے۔

غور کرنے کے قابل امور

چونکہ یہ رسالہ کام کی ابتدا ہے اس لئے تبلیغی رفیقوں اور سب کام کرنے والے مسلمانوں کو حسب ذیل امور پر خاص طور سے غور کرنا چاہیئے۔

(۱) نمود کا شوق ہر انسان میں ہوتا ہے اور شادی غمی کی سب مسرفانہ رسمیں نمایش اور ناموری کے لئے ہوتی ہیں۔ اور ان کی اصلاح اسی وقت ہو سکیگی کہ پہلے جذبہ نام نمود کی اصلاح کی تدبیر کی جائے۔

یہ خیال کرنا کہ ہم ہر مسلمان کے دل سے ناموری کے شوق اور جذبہ کو دور کر کے مراسم کی اصلاح کر دینگے ایک محال بات کا ارادہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ مسلمان ہی نہیں دنیا کی ہر قوم نام نمود کے مرض میں گرفتار ہے۔ اور دنیا کا ایک آدمی بھی خواہش نمایش سے پاک نہیں ہے۔

اس لئے کام شروع کرنے سے پہلے عزت طلبی کی کیفیت کو ملحوظ رکھنا اور اس کے انسداد کی تدبیر کرنا از حد ضروری ہے۔

یہ جذبہ چونکہ ہر انسان میں ہے اس لئے اس کی مخالفت ذرا سوچ سمجھ کر ہونی چاہئے۔

میری رائے یہ ہے کہ صرف مسرفانہ اور مشرکانہ مراسم کو بند کیا جائے اور ایسی رسمیں باقی رکھی جائیں جو جائز حدود کے اندر جذبہ نمائش کو پورا کر سکیں۔ ورنہ ہمارے سب کام ناکام ہو جائیں گے اگر ہم نے جذباتِ فطرت سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا۔

ہمیں چاہئے کہ نمود و نمائش کی خواہشات کو کسی اچھے رُخ کی طرف متوجہ کر دیں اس طرح کہ فضول خرچی نہ ہو۔ ہندو رسموں کا ترک ہو جائے اور شادی کرنے والے کا شوق نمائش بھی پورا ہو جائے۔

(۲) ان رسموں کو جو ہماری شادی غمی میں ہوتی ہیں اگر یک قلم بند کر دیا جائیگا تو ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی تباہ ہو جائیگی۔ کیونکہ زندگی جس چیز کا نام ہے وہ چند مراسم کے جمع ہونے سے بنتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض مراسم سے تاریخی روایات بھی وابستہ ہیں۔ اور بعض مراسم کے بغیر شادی کی اصلی خوشی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا کام کرنے والوں کو علیحدہ بیٹھ کر پہلے ان تمام امور پر اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ جو کام ہم شروع کرنا چاہتے ہیں وہ قابل عمل بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ عوام کی طبائع کو خاص حکمت عملی کے بغیر تبدیل کر دینا بہت مشکل بات ہے۔

میرزا ایوب بیگ صاحب اور ان کی انجمن کے ارا کین نے ایک برس کی مسلسل محنت کے بعد دہلی کے ۲۴ محلوں کو اصلاح پر آمادہ کیا تھا اور ان کو اسقدر دشواریاں اس کام میں پیش آئیں تھیں کہ بس انہی کا دل جانتا ہے۔

لہٰذا میرے رفیق اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ جو کام میں شروع کرنا چاہتا ہوں وہ لوہے کے چنوں کی طرح سخت ہے اور اس کام میں قدم قدم پر طرح طرح کی مشکلات پیش آئیں گی ۔ لہٰذا ہمیں ان سب کی برداشت کے لیے تیار ہو کر کام کی ابتدا کرنی چاہیے ۔

ہم سب ہر وقت اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ جس وقت ایک مسرفانہ یا مشرکانہ رسم بند کریں فوراً اسکی جگہ دوسری رسم جو مشرکانہ اور مسرفانہ نہ ہو قائم کر دیں تاکہ عورتوں پر بوجھ نہ پڑے اور وہ اصلاح کو آسانی سے قبول کرلیں ۔ ورنہ یہ اصلاح عارضی ہوگی عورتیں چند روز کے بعد پھر ان رسموں پر عمل کرنے لگینگی ۔

اصلاح کے وقت ہم کو ذرا وسعت خیال کی بھی ضرورت ہوگی ۔ محدود خیالی اور سختی سے کام بگڑ جائیگا یعنی ہم اصولی مراسم کی اصلاح پر تو خوب زور دیں لیکن معمولی اور فروعات کی رسموں میں زیادہ ضد نہ کریں تاکہ رواج کے پابند لوگوں پر ہماری تحریک بار نہ ہو جائے ۔

جو شخص آدھی کو چھوڑ کر ساری کی حرص کرتا ہے بعض اوقات اس کی آدھی بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اس لیئے پہلے اس آدھی کو مضبوط بنالو جو اپنے قبضہ میں ہے اسکے بعد آہستہ آہستہ آگے بڑھو ۔

میں انشاء اللہ تعالےٰ ہر ہفتہ منادی میں کام کے طریقے لکھتا اور شائع کرتا رہونگا جن سے کام کرنے کی ہدایات معلوم ہوتی رہینگی ۔

میں ایک ایک رسم کو ہاتھ میں لوں گا اور جب تک اس ایک رسم کی اچھی طرح اصلاح نہ ہو جائیگی ۔ دوسری رسم کو ہاتھ بھی نہ لگاؤں گا ۔

میں نے اس کام کے لیے ایک سال کی مدت مقرر کی ہے اگر بڑی بڑی بارہ [12] رسمیں سامنے رکھ لی جائیں تو ایک رسم کو ایک مہینہ میں درست

کیا جا سکیگا۔

یہ رسالہ اور فتویٰ اپنے اپنے علاقوں میں پڑھ کر سناؤ۔ اور سب مسلمانوں سے ان کی نسبت مشورہ لو اس کے بعد مجھے لکھو۔ کہ عام رائے ان کی نسبت کیا ہے۔ تاکہ عید الفطر سے فارغ ہوتے ہی میں عام رائے کے مطابق کام شروع کردوں۔

یہ رسالہ بعض بھائیوں کو زائد مقدار میں بھیجا جاتا ہے ان کو اس کی تقسیم میں پوری احتیاط سے کام لینا چاہیے ایک رسالہ بھی فضول ضائع نہو۔ اور کام کرنے والے یا غور کرسکنے والے لوگوں کو دیا جائے۔

آخر میں اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ہمت و خلوص اور مستعدی عطا فرمائے اور ہم سب اس جہاد عظیم میں فتح یاب ہوں۔ آمین۔

حسن نظامی

اطلاع مسلمان عورتوں کو سنانے اور ان میں تقسیم کرنے کیلئے ایک خاص چیز تیار ہو رہی ہے جو اس رمضان میں شائع ہو جائیگی۔ اس رسالہ کا نام **عورتوں کو پیغام** ہوگا۔

جو رفیق اور مسلمان بھائی عورتوں تک اس پیغام کو پہنچا سکتے ہوں اور ان کو سنانے اور سمجھانے کا وعدہ کریں وہ فوراً خط لکھکر رسالہ پیغام منگائیں۔

منیجر کارکن حلقہ مشائخ بک ڈپو دھلی

حضرت مولینا خواجہ حسن نظامی مدظلہ کے تبلیغی رسائل

اسلامی رسول — ضخامت ۶۴ صفحے۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی معمولی۔ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وہ اخلاق و حالات جمع کیے گئے ہیں جن کے پڑھنے سے غیر مذاہب کے لوگوں پر آنحضرتؐ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ **قیمت ۳؍**

جانباز مسلم — ضخامت ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ معمولی۔ اس میں وہ واقعات جمع کیے گئے ہیں جن میں مسلمانوں کی اسلام کی خاطر جان بازی کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے جانیں قربان کردیں اور ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں مگر اسلام سے منہ نہ موڑا کئی زبانوں میں ترجمہ ہوگیا ہے۔ اُردو میں دوسرا اڈیشن چھپا ہے قیمت ۲؍

تاکیدِ نماز — ضخامت ۲۲ صفحے لکھائی چھپائی۔ کاغذ معمولی۔ اس کتاب کی مقبولیت اسی سے ظاہر ہوتی ہے کہ کئی زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے اور ہندوستان کے باہر بھی اسلامی ملکوں میں اسکی مانگ ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کے ضروری عقائد — ناواقف مسلمانوں کو اور ان لوگوں کو جو نئے مسلمان ہوئے ہوں اس کتاب کے مطالعہ سے بڑا فائدہ ہوگا اور اُنہی کے لئے خاص طور سے اس کتاب کو تیار کرایا گیا ہے قیمت ۱؍

اسلام کیونکر پھیلا؟ — ضخامت ۳۲ صفحے لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا۔ اس رسالہ میں مولانا سید سلیمان ندوی نے ہندوستان میں اشاعتِ اسلام کی تاریخ لکھی ہے۔ آریہ سماج کے جھوٹ کا بے مثل جواب ہے۔ **قیمت ۳؍**

تبلیغی عید کارڈ — ضخامت ۳۲ صفحے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ ٹائٹل رنگین اور بہت خوبصورت۔ اس میں قرآنی عید کارڈ۔ حدیث کے عید کارڈ۔ اور تحفظ اسلام کے عید کارڈ اور تبلیغ اسلام کے عید کارڈ بہت دلچسپ اور مؤثر لکھے گئے ہیں۔ **قیمت ۲؍**

اسلامی رسولؐ کے معجزات — ضخامت ۴۸ صفحے لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ رنگین ٹائٹل۔ اس کتاب میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تمام معجزات نہایت معتبر حدیث شریف کی کتابوں سے جمع کیے گئے ہیں۔ **قیمت ۶؍**

ملنے کا پتہ:۔ کارکن حلقہ مشائخ بک ڈپو دہلی